Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 4 (April-June 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

# Effects of Women's March on Pakistani Society: A Research Review in the Light of Islamic Teachings

# پاکستانی معاشرے پر عورت مارچ کے اثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

**Iqra Fatima**
*BS Scholar Islamic Studies Department F.G. Degree College (W) Multan Cantt*

**Dr. Allah Ditta**
*Assistant Professor/HOD Islamic Studies Department FG F.G. Degree College (W) Multan Cantt ,*
*profabughufran475@gmail.com*

## Abstract

In this discourse, the Women's March and its potential ramifications on Pakistani society are scrutinized. Indeed, feminist movements and the evolution of feminism represent significant facets of contemporary global dynamics. Recognizing the pivotal role women play in societal progress, it becomes imperative to emphasize their involvement in educational and economic spheres. Islam, as a faith, endows women with rights unparalleled in any other religion or society worldwide. However, it also places upon them significant responsibilities pertaining to the preservation of their modesty, honor, and chastity. Unfortunately, certain factions with anti-Islamic agendas misconstrue these responsibilities as oppressive, casting them in a negative light. Yet, the reality is far from their misinterpretations. The Women's March and its associated entities have been accused of propagating detrimental narratives in Pakistan by challenging these Islamic principles. In this analytical review, the Women's March is examined within its historical context, seeking to elucidate its essence and objectives. What is the Women's March? What are its underlying goals? What impact does it potentially wield on Pakistani society? Furthermore, the objections raised against the Women's March are dissected, and potential Islamic responses are explored. Through rigorous historical analysis and critical inquiry, this examination endeavors to uncover the true nature of the Women's March and its implications for Pakistani society. It underscores the importance of discernment and context in evaluating contemporary socio-political movements, particularly within the framework of Islamic principles.

**Keywords:** Women March, Pakistan, Society, Islam, Effects, Hijab, Feminism

## تمہید

اس آرٹیکل میں عورت مارچ اور پاکستانی معاشرے پر اس کے ممکنہ اثرات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ نسائیت پسند تحریکیں اور نسائیت کے عناصر کا فروغ جدید دنیا کے اہم مظہر ہیں۔ ویسے بھی عورت کسی بھی معاشرے میں کی ترقی و تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے لہذا عورتوں کی تعلیم و تربیت اور معاشی سرگرمیوں میں شمولیت بہت ضروری ہے۔ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ دنیا کے کسی مذہب یا معاشرے نے فراہم نہیں کیے۔ دوسری طرف اسلام نے عورت کے شرم و حیا اور عزت و عفت کے تحفظ کے ضمن میں اس پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد کی ہیں۔ بہت سے اسلام دشمن عناصر عورتوں کی ان ذمہ داریوں کو منفی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کی منفی عکاسی کرتے ہیں جب کہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ عورت مارچ اور اس سے ملحقہ تنظیموں نے اسلام کے انہی پہلوؤں کو لے کر پاکستان میں منفی پروپیگنڈے کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں عورت مارچ نامی تنظیم کا تاریخی تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے ممکنہ اثرات کو زیر بحث سے لایا گیا ہے نیز اس سے ملحقہ بہت سے سوالوں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے کہ عورت مارچ کیا ہے؟ عورت مارچ کے مقاصد کیا ہیں؟ عورت مارچ کے پاکستانی معاشرے پر پڑنے والے اثرات کیا ہیں؟ اور عورت مارچ کے اعتراضات کی حقیقت کیا ہے؟ اور اسلامی تناظر میں ان کے کیا ممکنہ جوابات ہو سکتے ہیں؟ نیز اس طرح کے دیگر بہت سے دیگر سوالات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس ضمن میں تاریخی و تجزیاتی تحقیق کی مدد سے نتائج کو اخذ کیا گیا ہے۔


CC BY

**عورت مارچ، آزادی اور اسلام:** عورتوں کی آزادی کا مسئلہ بہت پہلے سے چلتا آرہا ہے کہ عورتوں کو کس حد تک آزادی میسر ہے؟ اسلام نے یہ مسئلہ قرآن و حدیث ﷺ کے ذریعے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ عورت کو اسلام نے اس حد تک آزادی دی ہے کہ ایک آزاد عورت مکمل طور پر آزاد زندگی گزار سکتی ہے۔ عورت تجارت کر سکتی ہے، لیکن ان سب کے ساتھ عورت پر پردہ لازم کر دیا گیا ہے کہ جب وہ باہر نکلے تو خود کو مکمل طور پر ڈھانپ کر نکلے۔ لیکن کچھ اسلام دشمنوں نے منفی اثرات پھیلائے کہ اسلام میں عورت پر بے جا سختی ہے۔ عورت کو کوئی حقوق حاصل نہیں۔ عورت اپنے خاوند کی غلام ہے حالانکہ اسلام میں عورت اور مرد برابر ہیں، لیکن جہاں عورت کو آزادی حاصل تھی وہاں کچھ مقامات پر عورت پر ظلم بھی ڈھائے گئے جیسے ٹرمپ کی عورت کے متعلق قدامت پسند اور بیہودہ کلام نے اس مارچ کو مزید ہوا دی اور عورت مارچ مقبول ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد آزادی نسواں کی تحریک چلائی گئی لیکن ٹرمپ کی حکومت میں 2017ء میں اس تحریک کو پوری دنیا میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ عورت مارچ کی تحریک آزادی کے لیے چلائی گئی۔ جس میں ہر قسم کی آزادی شامل تھی۔ اس تحریک میں بے حیائی اور فحاشی کو پھیلایا گیا۔ آزادی کے نام پر ایسے حیا سوز نعرے لگائے گئے جنہیں دیکھ کر باحیا عورت کا سر شرم سے جھک جائے۔ بیویوں کو اپنے شوہروں سے آزادی چاہیے۔ ہم جنس پرستی کو فروغ دیا گیا اور اس طرح برائیاں کھلے عام پھیلنے لگی اور معصوم لوگ اسکی زد میں آنے لگے اس پر کچھ مذہبی جماعتوں نے اسکی مذمت کی اور اسکو روکنے کی کوششیں کی گئیں۔ اس مارچ کا سب سے بڑا نعرہ میرا جسم میری مرضی تھا جس میں سراسر بے حیائی تھی قرآن پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[1]

اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

## پردہ اور عورت مارچ

اسلام نے عورت کو چھپی ہوئی مخلوق بنایا ہے اور اس لیے اس کو پردے کا حکم دیا ہے اس میں عورت کی ہی بہتری ہے کہ وہ محفوظ رہے اور اپنی نمود و نمائش کو چھپا کر رکھے لیکن کچھ شر پسند لوگوں نے اس پردے کو تنقید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ چنانچہ تمام مسلمان ملکوں میں پردہ کے خلاف مہم بڑے جوش و خروش سے جاری ہے۔ عورت مارچ میں حصہ لینے والوں کا کہنا ہے کہ پردہ رجعت پسندانہ اور اصلاح و ترقی کا مخالف ہے اور اگر ملت اسلامیہ اقتصادی اور معاشرتی ترقی سے ہمکنار ہونا چاہتی ہے تو عورت کی آزادی، ناگزیر اور لازمی ہے۔ تہران یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد مقدم بیان کرتے ہیں کوئی ملک اس وقت تک زمانہ جدید کے رنگ میں رنگا نہیں جا سکتا جب تک اس کی عورتوں کو آزادی نہیں ملتی۔ مشرق میں جہاں جدیدیت کی لہر تاخیر سے پہنچی ہے، لوگ ابھی تک دنیا کے دوش بدوش نہیں چلتے نہ ہی وہ زندہ قوم کی حیثیت سے اپنا وجود قائم رکھ سکتے ہیں۔ ایشیا اور افریقہ کے ترقی پذیر ممالک میں عورتوں کا کردار واضح ہے، انہیں ملک کی معاشرتی تہذیبی اور سیاسی زندگی میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جدیدیت سے وابستہ برائیوں کا جو تصور بعض لوگوں کے ذہن میں پایا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں یہ برائیاں درحقیقت بہت کم ہیں۔ اگست 1967ء میں پاکستان کونسل برائے قومی سالمیت نے لاہور میں پاکستان کی بیس سالہ زندگی میں آزادی نسواں کے موضوع پر ایک مذاکرہ منعقد کیا تھا وہ بھی اس نقطہ نظر کی نمایاں مثال تھا۔[2] پاکستان میں ہونے والے عورت مارچ میں سب سے اہم اعتراض پردے پر تھا اور یہ نعرہ لگایا گیا کہ دوپٹہ خود پہن لو۔

اس اعتراض میں یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ مرد کو پردے کا حکم کیوں نہیں ہے۔ جب کہ قرآن و حدیث میں جہاں عورت کو پردے کا حکم ہے ویسے ہی مردوں کو بھی اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ[3]

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔


CC BY

مومن عورتوں کو یہ حکم دیا گیا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ [4]

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (زیور) کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھا لیا کریں۔

اس سورۃ میں مسلمان مردوں کو نامحرم عورتوں اور مسلمان عورتوں کو نامحرم مردوں پر نظر ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے اور مرد وزن دونوں کو یکساں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں ۔عورتوں کو چاہیے دوپٹہ اوڑھیں اور اس کے پلوّ اپنے سینے پر ڈال لیں، اپنی زینت وآرائش کو اپنے شوہروں اور محرم مردوں کے سوا کسی اور پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ نیز بے تکلف گفتگو بھی محرم رشتہ داروں سے کی جاسکتی ہے۔ان کے علاوہ عورت پردہ کرے گی اور مردوں کو بھی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔اس طرح سورۃ احزاب میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطّہرات اور کنایتہً مسلمان خواتین کو حکم ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى [5]

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم دور جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو

جسم کی نمود ونمائش، بناؤ سنگھار کرکے زمانہ جاہلیت میں عورتیں باہر نکلا کرتیں تھیں تاکہ مرداُن کی طرف متوجہ ہوں اور ایسی عورتوں کی کوئی عزت نہیں تھی، اس لئے مسلمان عورتوں کو خاص حکم دیا گیا کہ باہر نکلتے وقت چادر اُوڑھ لیا کریں اور اپنی زینت کو چھپالیا کریں تاکہ ان کو کوئی تنگ نہ کرسکے۔ارشاد باری تعالی ہے:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ [6]

اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا [7]

اے پیغمبر کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو کسی اجنبی شخص کے ساتھ نرم لہجے سے بات نہ کیا کرو ورنہ جس شخص کے دل میں مرض ہے وہ کوئی غلط توقع لگا بیٹھے گا لہٰذا دستور کے مطابق بات کیا کرو۔

جہاں پیغمبر کی ازواج کو پردے کا حکم ہے اور پردے میں وہ ہر کام کرسکتی ہیں جیسے حضرت عائشہ نے مسلمانوں کو دین کی تعلیم دی اس طرح عام مسلمان عورتوں کو پردے سے کوئی احساسِ کمتری نہیں ہونی چاہیے۔اوپر دی گئی آیت میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطّہرات کو واضح طور پر یہ حکم ہے کہ جب نامحرم مردوں سے بات کرنے کی ضرورت آن پڑے تو نرمی سے بات نہ کریں کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ غلط توقعات باندھ لے بلکہ دوٹوک صاف اور جچی تُلی بات کریں تاکہ جس کے دل میں کوئی کھوٹ ہے وہ کچھ غلط نہ سوچ لے۔ ازواجِ مطّہرات کو جب یہ حکم دیا جارہا ہے ایسے ہی تمام مسلمان عورتوں کو بھی یہ حکم ہے کہ نامحرم مردوں سے نرم لہجے میں بات نہ کریں۔ بالکل اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مسلمان عورتوں کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنے شوہروں یا محرم مردوں کے سوا کسی اور مرد سے تنہائی میں نہ ملیں۔ نہ اپنے خاندان سے الگ تنہا رہے نہ قریبی رشتہ داروں کے بغیر لمبے سفر پر جائے۔ اگر ضرورت کے وقت باہر جائے بھی تو خود کو مکمل طور پر پردے میں ڈھانپ کر جائے۔ یہ اسلام کا طرز عمل عورتوں کے لئے عبادات الٰہی کی طرح ہے کہ عورت پردہ کرے گی تو بھی عبادت ہی شمار کی جائے گی۔ان تعلیمات کی موجودگی میں مسلمان خواتین کا یہ طرزِ عمل درست نہیں ہے کہ وہ بغیر دوپٹے کے بغیر چادر کے اپنے جسم کی نمائش کریں، سیکرٹری بن کر، یا فضائی میزبان بن کر دوسرے غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کریں، ریسٹورانوں میں خدمت گزار بن کر، ماڈل بن کر، اداکار بن کر مردوں کو اپنی طرف لبھائے۔ قران کریم اور سنت رسول ﷺ کی بڑھ کر بھی کوئی مستند شہادت اس بات کی ہوسکتی ہے کہ اسلام پردہ کا حامی ہے۔ عورتوں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے والے اسلامی احکام میں درحقیقت خود عورت ہی کا فائدہ ہے۔اس کا مقصد عورت کی حفظ ماتقدم اور مردوں کو بے جا فائدہ اٹھانے سے روکنا ہے۔ اس سلسلے میں اسلام دنیا کے تمام مذاہب میں بے نظیر وبے مثال ہے۔ اس عمل سے نہ صرف بدکرداری کا قلع قمع ہو جاتا ہے بلکہ اہل ایمان کو ان معاشرتی معمولات میں مبتلا ہونے سے بھی روکتا ہے جو انسان کو بدکرداری کی راہ پر لے جاتے ہیں۔آج کے دور کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات قابل غور ہے کہ آج کی مسلمان عورت نے جیسے ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور پردے سے دور ہوئی ویسے ہی اس پر ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے پردے نے اسے محفوظ رکھا ہوا تھا لیکن پردہ چھوڑنے سے پاکستان میں زنا جیسا کبیرہ گناہ بڑھتا جارہا ہے اور عورت مارچ کی حامی خواتین اور پردے کے مخالفین اس عمل کو آزادی کا نام دیتے ہیں۔ جیسے بارہ سال کی زینب انصاری کے مجرم کو عورت مارچ کی حامی خواتین نے یہ کہہ کر حمایت کی کہ اس مجرم کو موت کی سزا نہ دی جائے۔

2۔ عورت مارچ میں دوسرا مشہور ہونے والا نعرہ ”میرا جسم میری مرضی“ ہے۔اس نعرے کی تخلیق کار سعدیہ گیلانی کا کہنا ہے کہ اس نعرے کا مطلب ہے عورت کا اپنے جسم پہ مکمل اختیار ہے، وہ

کسی بھی طرح کے کپڑے پہن سکتی ہے۔

()https://urdu.nayadaur.tv/07-Mar-2020

کسی سے بھی اپنی مرضی سے جنسی تعلق بنا سکتی ہے، 2018 میں یہ نعرہ تخلیق کیا گیا تھا۔ سعدیہ گیلانی کے مطابق اس نعرے کا مطلب کسی بھی لڑکی کی زندگی کے فیصلے صرف اسی کے ہاتھ میں ہونے چاہییں نہ کہ اسکے خاندان کے مردوں کے، جن کے خاوندان کو ریپ کرتے ہیں یعنی ان کی اجازت کے بغیر ان سے جنسی تعلق بنانا عورت مارچ کے حمایتیوں کے نزدیک ریپ ہے[8]، جبکہ اسلام میں نکاح جیسا پاک رشتہ اسی لیے بنایا گیا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے تسکین حاصل کریں۔ جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ[9]

جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ[10]

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

عورت اللہ رب العزت کی اَن گنت نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جس کو اس نے کسی مٹی سے نہیں، خود مرد کے جسم سے بنایا تاکہ یہ اُس کی خدمت گزار بن کر نہیں، بلکہ اُس کی رفیق حیات بن کر ساتھ ساتھ زندگی کے دن گزارے۔ عورت اس لئے پیدا کی گئی ہے تاکہ مرد کو اس سے سکون وراحت ملے۔ وہ حرام کاری سے بچتا ہے۔ ظاہر ہے مرد اور عورت کی آفرینش اور ان میں محبت ورحمت کے یہ تعلقات اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی بہت بڑی دلیل ہیں۔ یہ جسم اللہ نے بنایا ہے، ہماری جان، ہمارے جسم کے اعضاء ہماری روح سب اللہ نے بنایا ہے تو اس میں مرضی بھی اسی کی ہی ہے اس رب نے ہمارے لیے جو حدود مقرر کیے ہیں ہمیں اس سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ نے انسان کی تسکین کے لیے سامان عطا کیا، لیکن یہ جسم اللہ کی ملکیت ہے۔ انسان کو اپنی موت کی خبر تک نہیں ہے وہ کس طرح اپنے جسم کا مالک ہو سکتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝---------ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ[11]

اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے پیدا کیا ہے پھر اس کے بعد تم مرنے والے ہو۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ[12]

ہر ایک امت کے لیے موت کا ایک وقت مقرر ہے، جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جلدی کر سکتے ہیں۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے جسم پہ ہماری مرضی ہے نہ وہ بیماری کو آنے سے روک سکتے ہیں، نہ وہ اپنی موت کو روک سکتے ہیں نہ وہ اپنے جسم کے کسی اعضاء کو خراب ہونے سے روک سکتے ہیں تو یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے جسم پہ ان کی مرضی ہے۔اس کے علاوہ اور بھی نعرے لگائے گئے جس میں کھلے عام اسلام کے اصولوں اور حدود کو پامال کیا گیا۔

(https://jang.com.pk/news/61966)

سدرہ سحر عمران ان نعروں کے جواب اس انداز سے لکھتی ہیں،

کیوں عزت تم کو راس نہیں، جو ایسے جملے کہتی ہو

اپنی عزت کرنا سیکھو، پھر نکلو تم بازاروں میں

ورنہ چھپتی رہ جاؤ گی، شام کے سستے اخباروں میں

تحقیر کرو تم عورت کی، پھر ناچ کے بولو آزادی

چادر کو تم پامال کرو، دیوار پہ لکھو آزادی

تم عزّت، عصمت، غیرت کا مفہوم بدل دو شہرت سے

سڑکوں پر جا کر راج کرو اور زور سے چیخو آزادی

تم آوارہ، بد چلنی کا تعویذ پہن لو گردن میں

آوازے کسیں لونڈے تم پر، تو شور مچاؤ آزادی

دس بارہ و لگر نعروں سے، تقدیر بدل سکتی ہو تم

دل کے خانے سے شوہر کی تصویر بدل سکتی ہو تم

اونچی ہیل کی سینڈل سے کیا" کے۔ٹو" سر کر پاؤ گی

چھوڑ زمین، گر اُڑنا ہے تو منہ کے بل گر جاؤ گی

کس بھول میں ہو تم کس خواب محل میں رہتی ہو[13]

عورت مارچ واضح طور پر پاکستان میں پھیلنے والی برائیوں کا مصدر ہے۔ یہ مسلم عورت کے لیے خطرہ ہے جس طرح اس مارچ میں عورتوں کے پوشیدہ مسائل کو سرِعام اُچھالا گیا جو ایک باپردہ اور باحیا عورت کے لیے باعث شرم ہے۔ اسلام نے مردوں کو عورتوں کا محافظ بنایا ہے اور باعمل مسلم عورت کو اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں ہے پھر دوسروں کو بھی اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ جو لوگ پردے کی مخالفت کرتے ہیں کہ پردہ عورت کے لیے ظلم ہے، کچھ کمزور ایمان لوگ بھی بغیر کچھ جانے اس طرح کی افواہوں کو تسلیم کر کے اس کے حمایتی بن جاتے ہیں جبکہ حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں اور مخالفین کی طرح پردے کو گلے کا طوق سمجھ لیتے ہیں جبکہ ایک باعمل مسلمان عورت پردے کو خود پر فرض سمجھتی ہے اور اپنے لیے باعث فخر سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرے۔ کچھ شر پھیلانے والے لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کو آزادی ملنی چاہیے، اور کچھ عورتیں بھی یہ سمجھتی ہیں کہ اسلام میں عورتوں کو حقوق میسر نہیں ہیں عورت کو مکمل آزادی ہونی چاہیے عورت اپنی مرضی کا لباس پہنے چاہے جیسا بھی پہنے اسے روکنے والا کوئی نہ ہو، جس سے چاہے جنسی تعلق رکھے ان معاملات میں عورت کو آزادی ہونی چاہیے۔ اس لیے میرا جسم میری مرضی، دوپٹہ خود پہن لو، آوارا نہیں آزاد ہوں اور سڑک میری بھی ہے۔ اصل میں ان عورتوں کا مطالبہ یہ ہے کہ مرد کوئی بھی ان کو روکنے والا نہ ہو۔ اور ان کے مطابق مردوں کے بغیر زیادہ اچھی اور آزادانہ زندگی گزار سکتی ہیں۔

## LGBTکی تشہیر

یہ ایک تنظیم ہے، جسے LGBT کا نام دیا گیا ہے اس کا ہر لفظ علیحدہ علیحدہ مفہوم رکھتا ہے ان سب کا مختصر نام یہ رکھ دیا گیا مزید اس کو Homosexuality (ہم جنس پرستی) بھی کہتے ہیں۔ یہ انگریزی کے چار حروف کا مرکب ہے اور ہر حرف اپنے اندر خاص مفہوم رکھتا ہے جو درج ذیل ہے:

### نسوانی ہم جنس پرستی (السحاق،Lesbian)

A woman whose primary sexual orientation is toward people of the same gender[14].

ایک عورت جس کا بنیادی جنسی رجحان ایک ہی جنس کے لوگوں کی طرف ہے۔

### لواطت(GAY):

The adjective describes people whose enduring physical, and emotional attractions are to people of the same sex[15]

ایسے مرد جن کی جسمانی، اور جذباتی کشش ایک ہی جنس کے لوگوں کی طرف ہوتی ہے، اس عمل کو اغلام بازی اور لواطت بھی کہتے ہیں۔

### (Bisexual)دو جنسی:

Person whose primary sexual and affectional orientation is toward people of the same and other genders, or towards people regardless of their gender.[16]

### (Transgender) جنس کی تبدیلی:

Someone whose gender identity or expression does not fit (dominant-group social constructs of) assigned birth sex and gender.[17]

ایسا شخص جس کی صنفی شناخت یا اظہار تفویض شدہ پیدائشی جنس کے مطابق نہیں ہے۔

**خنثیٰ (Intersex):**

دونوں جنسوں کے خصائل کا حامل فرد، جس میں، مردانہ اور زنانہ دونوں خواص پائے جائیں۔

LGBT ایک ایسی کمیونٹی ہے جس میں عورت عورت سے جذباتی اور جسمانی وابستگی رکھتی ہے اس طرح مرد مرد سے، اور کچھ لوگ دونوں سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ transgender میں پیدائشی طور پر تو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا لیکن ان کا جذباتی رجحان مخالف جنس کی طرف ہوتا ہے۔ جیسے ایک مرد کہتا ہے کہ وہ جذباتی طور پر عورت کی طرح محسوس کرتا ہے۔ اس طرح وہ عورت کی طرح لباس وعادات اختیار کر لیتا ہے، جبکہ Intersex وہ ہیں جو پیدائشی خلل سے پیدا ہوا اور علاج سے ٹھیک ہو سکتا ہو۔ اب 21 ویں صدی کے آغاز میں ایک نئے ایجنڈے bisexual نے جنم لیا اس میں عورت و مرد دونوں سے جنسی تعلق کو صحیح سمجھا جاتا ہے۔ LGBT کے حمایتیوں کا کہنا ہے کہ محبت تو کسی سے بھی ہو جاتی ہے اس میں جنس کی قید نہیں ہونی چاہیے۔ یہ طبقہ خود کو رنگین لوگ کہتے ہیں انہوں نے اپنے جھنڈے کا رنگ بھی قوس قزح کے رنگوں کے جیسا بنایا ہے۔

بہت سے ملکوں میں اس طبقے کی حمایت کی گئی ہے۔ اس طبقے کے لیے ایک ڈیپارٹمنٹ بنایا گیا جو اس طبقے کے لیے فنڈ جمع کرتا ہے اور ان کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

فی زمانہ عالمی سطح پر تہذیب وتمدن کے دعوے دار کئی غیر مسلم ممالک نے اللہ تعالی کے اس نظام سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے معاشروں میں لواطت کو قانوناً جائز قرار دے رکھا ہے، بلکہ کئی مسلم ممالک میں بھی یہ وبا پھیلتی چلی جارہی ہے اور جن ملکوں میں اسے قانوناً اگرچہ جائز قرار نہیں دیا گیا۔ وہاں بھی بہت سے لوگ اس غیر فطری عادت اور حرام کاری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اس حرام کاری کو قانوناً جائز قرار دینے والے ملکوں میں اخلاقی اور خاندانی نظام کی تباہی کا حال کھلی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔[18] پوری دنیا میں یہ قوم لوط جیسا بے ہودہ ایجنڈا بڑھتا جارہا ہے یہاں تک کہ اب یہ مسلمان ممالک میں بھی پھیلتا جارہا ہے، 2018ء سے پاکستان میں بھی اس ایجنڈے کے آثار نمایاں ہوئے ہیں، پاکستان میں LGBT کی حامی ڈاکٹر مہرب معیز اعوان کا کہنا ہے کہ ہم میں homosexuality کو آزادی کی راہ سمجھتے ہیں اور یہ جدیدیت ہے۔

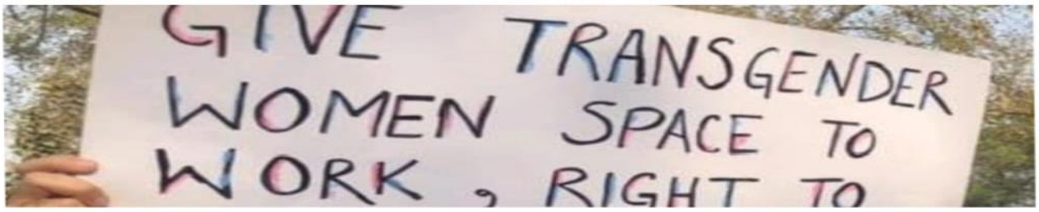


(https://jang.com.pk/news/61966)

اس میں تین طرح کی مباحث شامل ہیں:

1. اس عملِ بد کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی؟
2. اس کا شرعی حکم
3. اسے جائز سمجھنے والے کا حکم

## ہم جنس پرستی کی ابتداء:

ہم جنس پرستی کی ابتدا کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ[19]

اور اسی طرح جب ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو اس وقت اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل دنیا میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے:

اخصبت بانواع الثمار والحبوب فتوجه اليهم الناس من النواحى والاطراف لطلب المعروف فتاذوا من كثرة ورود الفقراء فعرض لهم ابليس فى صورة شيخ وقال ان فعلتم بهم كذا وكذا نجوتم منهم فابوا فلما الح الناس عليهم قصدوهم فاصابوا غلمانا صباحا فاخبثوا فاستحكم فيهم ذلك وكانوا لا ينكحون الا الغرباء وقال الكلبى اول من فعل به ذلك الفعل ابليس الخبيث حيث تمثل لهم فى صورة شاب جميل فدعاهم الى نفسه ثم عملوا ذلك العمل بكل من ورد عليهم من المرد قضاء لشهوتهم ودفعا لهجوم الناس عليهم وعاشوا بذلك العمل زمانا[20]

اس قوم کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سر سبز و شاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اناج اور پھل میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔ اس خوشحالی کی وجہ سے اکثر دوسرے علاقوں کے لوگ ان آبادیوں میں آنے لگے، تو یہاں کے باشندے ان فقرا کے کثرت سے آنے کی وجہ سے پریشان ہو گئے، لیکن انہیں روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی، تو اس ماحول میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان لوگوں سے کہنے لگا: اگر تم لوگ ان کی آمد سے نجات چاہتے ہو، تو یوں کرو کہ جب بھی ایسا کوئی شخص تمہاری بستی میں آئے، تو اس کے ساتھ ایسا ایسا عمل (بد


CC BY

فعلی) کرو، توانہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا، پھر جب باہر سے آنے والے اور زیادہ ہوگئے، تو یہاں کے لوگوں نے وہ برا عمل کرنا شروع کر دیا اور وہ خوبصورت لڑکوں کے ساتھ یہ عمل کرتے۔ یہاں تک کہ ان کو اس کی عادتِ بد پڑ گئی۔ کلبی نے کہا کہ سب سے پہلے ابلیس خبیث نے یہ عمل کیا اس طرح کہ وہ ایک حسین و جمیل لڑکے کی شکل میں اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے برا عمل کروایا۔ پھر ان لوگوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور آنے والوں کو کم کرنے کے لیے ہر آنے والے خوبصورت مرد کے ساتھ یہ عمل کرنا شروع کر دیا اور ایک زمانہ دراز تک اس میں ملوث رہے اسی آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے ''لواطت'' کہتے ہیں [21]

**لواطت کی مذمت:**

حضرت لوط کی قوم اس برائی میں مبتلا تھی، امام رازی نے اس عمل کی یہ عقلی خرابیاں بیان کی ہیں:

۱۔ اکثر لوگ اولاد کے حصول سے احتراز کرتے ہیں کیونکہ اولاد کی وجہ سے انسان پر ان کی پرورش کا بوجھ پڑ جاتا ہے جس کو اٹھانے کے لیے انسان کو زیادہ مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے لیکن اللہ تعالی نے جماع کو بہت بڑی لذت کے حصول کا سبب بنا دیا ہے۔ انسان اس لذت کے حصول کے لیے جماع کے فعل کا اقدام کرتا ہے۔ اور جماع کے بعد خواہی نخواہی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے نسل انسانی کی بقاء کے لیے جماع میں یہ لذت رکھی ہے۔ اب اگر انسان اس لذت کو کسی اور طریقے سے حاصل کرلے جس سے بچہ پیدا نہ ہو تو اس سے وہ حکمت مطلوبہ حاصل نہیں ہوگی اور اس سے نسل انسانی منقطع ہوگی اور یہ اللہ تعالی کے حکم کے خلاف ہے۔ لہذا اس عمل کا حرام ہونا ضروری ہوا۔

۲۔ مرد اپنی فطرت اور وضع کے اعتبار سے فاعل ہے اور عورت مفعول ہے اور جب اس عمل کے نتیجہ میں مرد خود مفعول ہوگا تو یہ فطرت اور حکمت کے خلاف ہے۔

۳۔ قضاء شہوت کے لیے مرد کا عورت کے ساتھ یہ عمل کرنا جانوروں کے شہوانی عمل کے مشابہ ہے، اس عمل کو صرف اس وجہ سے اچھا قرار دیا گیا ہے کہ یہ حصول اولاد کا سبب ہے۔ اور جب یہ عمل اس طریقے سے کیا جائے گا جس میں حصول اولاد ممکن نہ ہو تو یہ نری حیوانیت ہے اور انسانیت کے بلند مقام سے حیوانیت کی پستی میں جا گرنا ہے۔

۴۔ جب مرد مرد کے ساتھ یہ فعل کرے گا تو مان لیا کہ فاعل کو اس عمل سے لذت حاصل ہوگی مگر اس سے مفعول کو بہت بڑا عار اور عیب لاحق ہوگا، جو تمام عمر اس کی ذلت اور رسوائی کا سبب ہوگا اور وہ کبھی فاعل کے ساتھ آنکھ ملا کر بات نہیں کر سکے گا۔ تو ایسی چند منٹ کی خسیس اور گھٹیا لذت کے حصول کا کیا فائدہ جس سے دوسرے شخص کو تمام عمر عیب لگ جائے۔

۵۔ اس عمل کے بعد فاعل اور مفعول میں دائمی عداوت ہو جاتی ہے اور مفعول کو فاعل کی شکل سے نفرت ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مفعول فاعل کو قتل کرنے کا منصوبہ بناتا ہے۔ اس کے بر عکس شوہر اپنی بیوی کے ساتھ جب یہ کرتا ہے تو ان میں الفت اور محبت اور بڑھتی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً [22]

تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی

۶۔ اللہ تعالی نے رحم میں منی کو جذب کرنے کی بہت قوت رکھی ہے پس جب مرد عورت کے ساتھ یہ عمل کرتا ہے تو مرد کے عضو کی نالی سے منی منجذب ہو کر عورت کے رحم میں پہنچ جاتی ہے۔ اس کے بر عکس جب مرد، مرد کے ساتھ یہ عمل کرے گا تو مفعول کی مقعد میں چونکہ منی کو جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے تو اس عمل کے بعد فاعل کے عضو کی نالی میں کچھ قطرات اور ذرات رہ جاتے ہیں جن میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جس سے عضو سوج جاتا ہے اور مہلک قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سوزاک وغیرہ۔ [23]

اسلام میں اس عمل کو گناہ کبیرہ کہا گیا ہے، اس عمل کو اغلام بازی بھی کہا جاتا ہے قرآن مجید میں اس عمل کی ممانعت اس طرح کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ [24]

اور اسی طرح جب ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو اس وقت اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل دنیا میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا۔ تم نفسانی خواہش پورا کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے نکل جانے والے ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ [25]

کیا تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو۔ اور تمہارے رب نے تمہارے لیے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ[26]

اس کو اس بستی سے بچا نکالا جو گندے کام کرتی تھی اور وہ لوگ برے اور نافرمان تھے۔

قرآن میں اللہ نے ایسے لوگوں کو حد سے بڑھ جانے والے کہا ہے، جب قوم لوط اس فعل بد میں مبتلا ہوئی اور حضرت لوط کے منع کرنے کے باوجود بھی نہ رکی تو اللہ نے ان پر عذاب نازل کیا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ[27]

اور ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا سو دیکھ لو کہ گناہ گاروں کا کیسا انجام ہوا

اس کے علاوہ حضرت جبرائیل نے ان کی بستی کو آسمان دنیا سے اُٹھا کر نیچے پھینکا تھا اور ان کے اوپر پانی آگیا تھا جسے اب بحیرہ مردار (Dead Sea) کہتے ہیں۔ جس میں بہت ہی جان لیوا جراثیم پائے جاتے ہیں۔ احادیث میں بھی اس عمل کی شدید ممانعت کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قوم لوط کا عمل (اغلام بازی) کرتے ہوئے پاؤ تو کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا گیا ہے دونوں کو قتل کر دو۔[28] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط[29]

مجھے تم پر قوم لوط والے عمل کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا:

لعن اللہ من عمل عمل قوم لوط[30]

اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قوم لوط والا عمل کرے۔

حضرت ابو سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عنقریب اس امت میں ایک قوم آئے گی جسے لوطیہ کہا جائے گا، وہ لوگ تین طرح کے ہوں گے: وہ جو (شہوت کے ساتھ) مردوں کو دیکھیں گے، ایک وہ ہوں گے جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور ایک وہ ہوں گے جو ان سے لواطت کریں گے۔[31] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر لواطت کرنے والا بغیر توبہ مر جائے، تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔[32]

## Lesbian (سحاق) کی مذمت:

عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کر کے اپنی شہوت کو تسکین دینا بھی انتہائی مذموم اور حرام ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْھُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىھُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَھُنَّ سَبِيْلًا[33]

تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انھیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے۔

علامہ مّلا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں

ان الاولی فی باب السحاقات[34]

یعنی پہلی آیت (وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ) ان عورتوں کے بارے میں ہے کہ جو عورت عورت سے بدفعلی کرے۔

امام احمد بن محمد بن علی لکھتے ہیں

مساحقة النساء وهو ان تفعل المراة بالمراة مثل صورة ما يفعل بها الرجل) كذا ذكره بعضهم واستدل له بقوله: السحاق زنا النساء بينهن وقوله : ثلاثة لا يقبل الله منهم شهادة ان لا اله الا الله: الراكب والمركوب، والراكبة والمركوبة، والامام الجائر[35]


CC BY

مُسَاحَقَۃُ النِّسَاء یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بد فعلی کرے جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں، جیسا کہ بعضوں نے ذکر کیا ہے، انہوں نے حضور ﷺ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے: عورتوں کا آپس میں سحاق زنا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ پاک تین لوگوں کی شہادت قبول نہیں کرتا، بدکاری کرنے والا اور کروانے والا، بدکاری کرنے والی اور کروانے والی اور ظالم حکمران۔

اس عمل کی مذمت کے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتیں اسی عمل کے سبب عذاب کی حقدار ٹھہریں اور مردو ں کے ساتھ یہ بھی مبتلائے عذاب ہوئی تھیں۔

عذب اللہ نساء قوم لوط بعمل رجالها ؟قال :اللہ اعدل --يستغنى الرجال بالرجال و النساء بالنساء[36]

کیا اللہ پاک نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتوں کو ان کے مردوں کے عمل کے سبب عذاب میں مبتلا کیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بیشک اللہ پاک سب سے زیادہ انصاف فرمانے والا ہے۔ اس قوم کے مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے شہوت پوری کیا کرتے تھے (اس لیے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مبتلائے عذاب ہوئیں)

## ہم جنس پرستی کا شرعی حکم:

Homosexuality (ہم جنس پرستی) خبیث ترین فعل، ناجائز، حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ اس کی مذمت بیان کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ[37]

اور اسی طرح جب ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو اس وقت اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل دنیا میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا۔

لواطت اور سحاق (Lesbian and gay) کے قومِ لوط کے عمل میں سے ہونے کے بارے میں روح المعانی میں ہے:

والحق بها بعضهم السحاق وبدا ايضا فی قوم لوط عليه السلام فكانت المراة تاتی المراة فعن حذيفة رضی اللہ تعالى عنه انما حق القول على قوم لوط عليه السلام حين استغنى النساء بالنساء و الرجال بالرجال[38]

بعض فقہائے کرام نے سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنے) کو قوم لوط کے عمل میں شامل کیا ہے، کیونکہ ان کی عورت عورت کے ساتھ بد فعلی کرتی تھی۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت لوط کی قوم اس وقت عذاب کی حقدار ٹھہری جب ان کی عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے شہوت پوری کرنے میں مشغول ہو گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب میری امت چھ (حرام) چیزوں کو حلال سمجھ لے گی۔ اس وقت ان کی ہلاکت ہو گی، جب ایک دوسرے کو لعنت کریں، شرابیں پیئں، ریشم پہنیں، گانے باجے کو اختیار کریں، مرد مرد کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو اور عورت عورت کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو۔[39]

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں فاحشہ (بے حیائی) وہ گناہ ہے جسے عقل بھی برا سمجھے۔ کفر اگرچہ بدترین گناہ کبیرہ ہے، مگر اسے رب (عزوجل) نے فاحشہ (یعنی بے حیائی) نہ فرمایا، کیونکہ نفسِ انسانی اس سے گھن نہیں کرتی۔ بھتیرے عاقل (عقلمند کہلانے والے) اس میں گرفتار ہیں، مگر اغلام (یعنی بد فعلی) تو ایسی بُری چیز ہے کہ جانور بھی اس سے متنفر ہیں، سوائے سور کے۔ لڑکوں سے اغلام حرام قطعی ہے، اس کے حرام ہونے کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے[40]

## لواطت کی عقلی اور طبی خباثتیں:

لواطت کی عقلی و طبی خباثتوں کو بیان کرتے ہوئے مفتی محمد قاسم لکھتے ہیں کہ لواطت کا عمل عقلی اور طبی دونوں اعتبار سے بھی انتہائی خبیث ہے۔

1. عقلی اعتبار سے اس کی ایک خباثت یہ ہے کہ یہ عمل فطرت کے خلاف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فطری اعتبار سے مرد کو عمل کرنے والا اور عورت کو خاص مقام میں عمل قبول کرنے والا بنایا ہے اور لواطت انسان تو انسان جانوروں کی بھی فطرت کے خلاف ہے کہ جانور بھی شہوت پوری کرنے کے لیے نر کی طرف یا مادہ کے خاص مقام کے علاوہ کی طرف نہیں بڑھتا۔ اس لیے لواطت کرنے والا اپنی فطرت کے خلاف چل رہا ہے اور فطرت کے خلاف چلنا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے
2. اس کی وجہ سے نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی میں اضافے کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں شہوت رکھی اور اس شہوت کی تسکین کے لیے جائز عورت کو ذریعہ بنایا۔ جب یہ اپنی شہوت پوری کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں عورت حاملہ ہو جاتی اور کچھ عرصے بعد اس کے ہاں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے اور اس طرح انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اب اگر شہوت کو اس کے اصل ذریعے کی بجائے کسی اور ذریعے سے تسکین دی جائے، تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جائے گا اور اس صورت میں انتہائی سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، جیسے وہ ممالک جن میں لواطت کے عمل کو رواج دیا گیا ہے، آج ان کا حال یہ ہو چکا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے لوگوں کو اپنے ہاں بلوا کر اور انہیں آسائشیں دے کر اپنے ملک کے لوگوں کی تعداد بڑھانے پر مجبور ہیں۔

3. اس عمل کی وجہ سے انسانیت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ مرد کا عورت سے اپنی شہوت کو پورا کرنا جانوروں کے شہوانی عمل سے مشابہت رکھتا ہے، لیکن مرد و عورت کے اس عمل کو صرف اس لیے اچھا قرار دیا گیا ہے کہ وہ اولاد کے حصول کا سبب ہے اور جب کسی ایسے طریقے سے شہوت کو پورا کیا جائے جس میں اولاد حاصل ہونا، ممکن نہ ہو، تو یہ انسانیت نہ رہی، بلکہ نری حیوانیت بن گئی اور کسی کا مرتبہ انسانی سے گر کر حیوانوں میں شامل ہونا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔
4. طبّی طور پر اس کی خباثت کے لیے یہی کافی ہے کہ انسان کی قوتِ مُدافعت ختم کر کے اسے انتہائی کرب کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دینے والا اور ابھی تک لا علاج مرض پھیلنے کا بہت بڑا سبب لواطت ہے اور جن ممالک میں لواطت کو قانونی شکل دے کر عام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان میں دیگر ممالک کے مقابلے میں ایڈز کے مرض میں مبتلا افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے[41]

لواطت ہو، سحاق یا کسی بھی طرح کی ہم جنس پرستی شرعاً حرام ہے طبّی طور پر بھی یہ مختلف موذی بیماریوں کی وجہ ہے جیسے ایڈز، کینسر جیسی جان لیوا بیماری کی وجہ ہے۔ عقلِ سلیم بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ قدرت نے عورت کو مرد کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے، لیکن جب قدرت کے خلاف کام کیا جائے گا تو ہر طرح سے مضر ہی ہو گا۔ سب طرح کی حقیقت جاننے کے بعد بھی اگر کوئی اس خبیث عمل کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ عقل سے عاری انسان ہی سمجھا جائے گا۔

### خاندانی (پدرانہ نظام) کی مخالفت

عورت مارچ کے حمایتیوں کے نزدیک مسلمان عورت کا معاشرتی مرتبہ نہایت پست ہے۔ یہ گروہ نکاح میں ولایت، تعدد ازواج، طلاق اور پردہ یا اختلاط مرد و زن سے مکمل اجتناب کی اسلامی تعلیمات پر معترض ہے چنانچہ مسلمان معاشرہ اپنے آغاز ہی سے جن بنیادوں پر قائم ہے یہ تحریک انہیں غیر اسلامی قرار دے کر مسترد کرتی ہے اور غیر مسلم ممالک میں مروج قوانین کو نافذ کرنا چاہتی ہے نسوانی تحریک کے ترجمان تڑپ اٹھتے ہیں کہ بیچاری مسلمان لڑکی کو اپنا شریک حیات منتخب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اس کے والدین یا سرپرستوں کی نگاہ انتخاب جس شخص پر بھی پڑ جائے بیچاری لڑکی مجبور ہے کہ اسے قبول کرے۔ انہیں ایسی مسلمان لڑکی سے بڑی ہمدردی ہوتی ہے۔ طلاق سے متعلق اسلامی قانون کی مخالفت کی جاتی ہے۔ شریعت اسلامی نے مرد کو جو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے اس تحریک کے حامی اسے عورت کی ذلت تسلیم کرتے ہیں۔ ان کا اصرار ہے کہ طلاق ناقابل قبول برائی ہے۔ اس طرح ایک مرد کو چھوٹی موٹی اور بیکار باتوں پر اپنی بیوی کو بے دھڑک قرار دینے کی اجازت دے دی گئی ہے ان کے نزدیک شادی شدہ عورت غلام کی حیثیت رکھتی کہ وہ اپنے گھر والوں کی ساری عمر غلامی کرتی رہے، اس لئے عورت مارچ میں خاص طور پر اس طرح کے مطالبے کیے گئے کہ خاندانی نظام ختم کیا جائے۔ اس طرح عورت آزاد ہو جائے گی۔ ان کے نزدیک خاندانی نظام عورت کو غلامی کی بیڑیوں میں جکڑنے کا نام ہے۔

تحریک آزادی نسواں کے بانی کارل مارکس کا کہنا ہے کہ شادی گھر اور خاندان ایک لعنت کے سوا کچھ نہیں۔ ان کی وجہ سے عورت دائمی غلامی میں گرفتار ہو جاتی ہے انہوں نے عورت کو خانگی غلامی سے نجات دلانے پر زور دیا اور کہا کہ انہیں آزادی ہونی چاہیے۔ ان کے نزدیک آزادی نسواں میں مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ناجائز تعلقات قائم کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ اس مقصد کے لئے مخلوط تعلیم رائج کی جائے، گھر کے باہر مردوں کے دوش بدوش عورتوں کو ملازمت دی جائے۔ مخلوط تفریح، معاشرتی تقریبات، جن میں شراب خوری، نشہ بازی اور رقص کی محفلیں بھی شامل ہیں، منعقد کی جائے مانع حمل ادویات، آلات اسقاط اور نسب بندی اور آپریشن کے ذریعے بانجھ پن کے اعمال عام کیے جائیں تاکہ عورتیں غیر مطلوب حمل سے محفوظ رہ سکیں۔ بچوں کی جن میں بہت سے ناجائز ہوں گے ان کی پرورش کے لئے ریاست کی نگرانی میں نرسریاں اور سرکاری درس گاہیں کھولی جائیں۔ یہ وہ مطالبات ہیں جو عورت مارچ میں لبرل عورتیں ان کو اپنا حق سمجھتی ہیں۔[42]


CC BY

عورت مارچ کے حامیوں نے ماں جیسے مقدس رشتے کو بھی مذاق بنادیا ہے کہ مشین سے تشبیہ دی ہے اوران کے نزدیک خاندانی نظام میں عورت تاعمر غلام بن کررہ جاتی ہے اور جو طلاق یافتہ یا غیر شادی شدہ عورت ہوتی ہے وہ آزاد ہے۔ کسی سے آزادانہ تعلق بناسکتی ہے اور توڑ بھی سکتی ہے ایسے لبرل لوگوں کے لیے زناشادی سے زیادہ قابل ترجیح ہے۔

**تعدد ازواج پر اعتراضات:**

تعدّد وازدواج کا اسلامی اصول مخالفین کے ناروا حملوں کا سب سے زیادہ ہدف بنا ہوا ہے۔ یہ گویا مسلمان عورت کی پستی کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ نیز اسے سراسر جنسی آوارگی اور شہوت پرستی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے تجدد پسند مصلحین تو اس پر بڑی ہی ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور اس کو صرف پس ماندہ معاشروں کے لیے موزوں قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں اس کو زیادہ سے زیادہ انتہائی مستثنیٰ اور شاذ حالات میں بس برداشت کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ ہمارے متجددین کی اس معذرت خواہانہ تعبیر کی بنیاد نہ قرآن کریم میں ملتی ہے نہ حدیث میں، بلکہ یہ سراسر مغرب کی تہذیبی اقدار سے مرعوبیت اور ذہنی غلامی کا نتیجہ ہے۔ تعدد ازدواج سے مغربی دنیا کی نفرت کا سبب وہ مبالغہ آمیز انفرادیت ہے جو جدید معاشرہ پر بُری طرح مسلط ہے۔ اتنی بری طرح کہ ان کے نزدیک بدکاری تعدد ازدواج سے کہیں کم نفرت انگیز اور شنیع فعل ہے۔[43] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً[44]

اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو۔

شریعت اسلامیہ میں یہ جائز ہے کہ وہ چار عورتوں سے بیک وقت شادی کرلے لیکن ایک وقت میں چار سے زیادہ بیویاں نہیں رکھ سکتا۔ رہی بات عدل ومساوات کی تو آیت میں اللہ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ اگر انصاف نہیں کرسکتے تو ایک ہی کافی ہے۔ تعدد ازواج ضروری ہے، نہ صرف بدکاری اور مردوں کے آزاد جنسی میلان کی روک تھام کی خاطر بلکہ بڑی حد تک اس لیے بھی کہ معصوم

عورتیں موذی اشخاص کے حوالے نہ ہو جائیں۔

**خلاصہ بحث:**

اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لیکن عقل کا استعمال فاشی اور گناہ پھیلانے میں مناسب نہیں ہے۔ کچھ انسانوں نے ایسا ہی کردار ادا کیا ہے، اور اللہ کی بنائی حدود کو توڑنے پر لگ گئے ہیں۔ جیسے پردہ اللہ نے عورت پر فرض کیا ہے لیکن شر پسند لوگوں سے یہ برداشت نہ ہوا کہ ایک مسلمان عورت حکم بجالائے۔ غیر مسلموں نے پردے کے خلاف تحریک شروع کر دی یہ کہہ کر کہ اسلام کے احکامات پرانے ہو گئے ہیں۔ دنیا ترقی کر رہی ہے، اب اسلام کے احکامات میں بھی تبدیلی ہونی چاہیے اور کچھ کمزور ایمان لوگوں نے بھی ان شر پسند لوگوں کی تقلید کی اور پردہ کرنے والی عورت کو مظلوم کہنا شروع کر دیا اور عورت مارچ میں لبرل لوگوں نے پردے کا مذاق بنانا شروع کر دیا کہ اسلام عورت کے ساتھ ظلم کرتا ہے کہ عورت کو پردے کا حکم ہے جبکہ مردوں کو نہیں ہے ایسے لوگوں نے اسلام کو پڑھا ہی نہیں۔ بس مخالفت میں حد سے بڑھتے ہیں حالانکہ اسلام میں مردوں کو بھی نظر کو جھکا کے رکھنے کا حکم ہے۔ ان لبرل لوگوں کو نہ جانے کیا مسئلہ ہے جب ایک با عمل مسلمان عورت پردے کو اپنے لیے فرض اور باعث فخر سمجھتی ہے تو پاکستان کی لبرل عورتوں کو کیوں اس سے مسئلہ درپیش ہے جب پردہ کرنے والی کو ہی کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

<u>حوالہ جات</u>

---

[1] القرآن، النور، ۲۴:۱۹

[2] مریم جمیلہ، اسلام ایک نظریہ ایک تحریک (لاہور: اعلیٰ پبلی کیشنز، ۱۹۶۹ء) ص ۱۲۹-۱۳۰

[3] القرآن، النور، ۲۴:۳۰-۳۱

[4] القرآن، النور، ۲۴:۳۰-۳۱

[5] القرآن، الاحزاب، ۳۳:۳۳

[6] القرآن، الاحزاب، ۳۳:۵۳

[7] القرآن، الاحزاب، ۳۳:۳۲

[8] میرا جسم میری مرضی نعرہ کیوں تخلیق کیا؟ https://urdu.nayadaur.tv/07-Mar-2020

[9] القرآن، المومنون، ۲۳:۵-۶

[10] القرآن، الروم، ۳۰:۲۱

[11] القرآن، المومنون، ۲۳:۱۲-۱۵

[12] القرآن، یونس، ۱۰:۴۹

[13] نرجس ملک، چند نام نہاد روشن خیال عورتیں، تمام عورتوں کی نمائندہ ہر گز نہیں https://jang.com.pk/news/619661

[14] UCSF, University of California San Francisco https://lgbt.ucsf.edu/glossary-terms

[15] The center, https://gaycenter.org/community/lgbtq

[16] UCSF, University of California San Francisco https://lgbt.ucsf.edu/glossary-terms

[17] UCSF, University of California San Francisco https://lgbt.ucsf.edu/glossary-terms

[18] محمد قاسم، مفتی، دارالافتاء اہلسنت دعوت اسلامی، https://www.daruliftaahlesunnat.net/ur/hum-jins-parasti-homosexuality-ka-hukum ۲۰۲۴-۲-۲۵

[19] القرآن، الاعراف، ۷:۸۰

[20] حقی، اسماعیل حقی، م ۱۱۲۷ھ، تفسیر روح البیان (بیروت: داراحیاء التراث العربی، س-ن) ج ۳ ص ۱۹۷

[21] محمد قاسم، مفتی، تفسیر صراط الجنان (کراچی: مکتبۃ المدینہ، س-ن) ج ۳ ص ۳۶۲

[22] القرآن، الروم، ۳۰:۲۱

23 سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن (لاہور: فرید بک سٹال اُردو بازار، ۲۰۰۷ء) جلد ۴ ص ۲۱۷-۲۱۶

24 القرآن، الاعراف ۷: ۸۰-۸۱

25 القرآن، الشعراء، ۲۶: ۱۶۵-۱۶۶

26 القرآن، الانبیاء، ۲۱: ۷۴

27 القرآن، الاعراف، ۷: ۸۴

28 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، س۔ن) کتاب الحدود، باب فیمن عمل عمل قوم لوط، جلد ۴، ص ۴۴۵، الحدیث: ۴۴۶۲

29 ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، م ۲۷۳ھ، السنن (بیروت: دار المعرفۃ، س۔ن)، کتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، ج ۳ ص ۲۳۰

30 نسائی، احمد بن شعیب، م ۳۰۳ھ، سنن الکبری للنسائی (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ)، التعزیرات والشهود، من عمل عمل قوم لوط، ج ۴ ص ۳۲۲

31 البیهقی، ابی بکر احمد بن الحسین، م ۴۵۸ھ، شعب الایمان (ریاض: مکتبۃ الرشد، س۔ن) باب فی تحریم الفروج، ج ۷ ص ۲۸۷

32 ذہبی، محمد بن احمد، م ۷۴۸ھ، کتاب الکبائر (بیروت: دار الندوۃ الجدیدۃ، س۔ن) ص ۵۷

33 القرآن، النساء، ۴: ۱۵

34 احمد جیون، احمد بن ابو سعید بن عبد اللہ، م ۱۷۱۸ء، التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ (بیروت: مکتبۃ الشرکۃ، س۔ن) ص ۱۹

35 الهیتمی، ابن حجر، احمد بن محمد بن علی، م ۹۰۹ھ، الزواجر عن اقتراف الکبائر (بیروت: دار الفکر، س۔ن) ص ۲۳۵

36 ابن عساکر، ابو القاسم علی بن الحسن، م ۱۱۷۶ء، تاریخ ابن عساکر (بیروت: دار الفکر، س۔ن) ج ۵۰ ص ۳۲۰

37 القرآن، الاعراف، ۷: ۸۰

38 آلوسی، شہاب الدین محمد البغدادی، م ۱۲۱۷ھ، روح المعانی فی تفسیر القرآن (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، س۔ن) ج ۴ ص ۴۱۰

39 الہیثمی، علی ابن ابو بکر، م ۸۰۷ھ، مجمع الزوائد (بیروت: دار الفکر، س۔ن)، کتاب الفتن، باب ثان فی امارت الساعۃ، جلد ۷ ص ۶۴۰

40 نعیمی، احمد یار خان، م ۱۳۹۱ھ، نور العرفان (لاہور: پیر بھائی کمپنی اردو بازار، س۔ن) ص ۵۰۰

41 محمد قاسم، صراط الجنان، ج ۳ ص ۳۶۶-۳۶۴

42 مریم جمیلہ، اسلام ایک نظریہ ایک تحریک، ص ۱۳۳

43 مریم جمیلہ، اسلام ایک نظریہ ایک تحریک، ص ۱۲۳

44 القرآن، النساء، ۴: ۳


CC BY